السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مقتیان شرح متین مسئلہ مندرجہ زیل میں ۔ کہ ہندہ کی عمر چار برس کی ہے ۔ ہندہ کی ماں ہے ۔ اور علاقائی بھائی ہیں ۔ اور ایک حقیقی بھائی ہے ۔ جو کہ ہندہ سے بھی عمر میں چھوٹا ہے ۔ ہندہ کے علاقائی بھائی ہندہ سے کسی طرح کا کینہ اور بغض نہیں رکھتے ۔ بلکہ ہندہ سے بحر حال برتاؤ سلوک محبت کا رکھتے ہیں ۔ ہندہ کی ماں نے اپنی ذاتی غرض ومطلب حاصل کرنے کےلئے ہندہ کو اس کے علاقی بھا ئیوں کی اطلاع کے بغیر کسی دوسری بستی میں جو کہ چار میل کے فاصلے پر واقع ہے ۔اپنے بھائی کے مکان پر لے جاکر بکر نامی ایک لڑکے سے شادی یعنی نکاح کرادیا ۔ نکاح ہوجانے کے بعد ہندہ کے علاقی بھا ئیوں کو اطلاع ہوئی ۔ ہندہ کے بھائی لوگ بکر سے نکاح ہونے پر راضی نہیں ہیں ۔ اب سوال یہ ہے کہ علاقی بھا ئیوں کی موجودگی میں ماں کا خود ولی بن کر ہندہ کا نکاح کرادینا یا کہ ماں کا کسی اجنبی شخص کو ولی قرار دے کر ہندہ کا نکاح کرادینا ازروئے شریعت محمدیہ جائز ہے یا نہیں ۔ ؟ بینوا توجروا

المستفتی عبد العزیز موضع پیکوڑا ۔ ضلع مرشد آباد

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

وھوالموفق للصدق والصواب ۔ نکاح بغیر ولی کے غیر صحیح ہے ۔

قال اللہ تعالی ولا تنکحوا المشرکین حتی یومنوا

۔ ترجمہ ۔ اے اولیاء مومنہ عورتوں کا نکاح مشرکوں سے مت کرو جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہوجایئں ۔ اس آیت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے ۔ کہ نکاح کےلئے ولایت کی ضرورت ہوتی ہے ۔

وفی حدیث عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امراہ نکحت بغیر اذن ولیھا فنکاحہا طاطل ثلث مرات

''یعنی جو عورت اپنا نکاح خود کرلے ۔ تو نکاح اس کا باطل ہے ۔تین مرتبہ تاکید افرمایا ۔''

امام محمد اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک باب منعقد کیا ہے ۔ اور آیات واحادیث سے اس امر کو ثابت کیا ہے کہ بغیر ولی کے نکاح درست نہیں ہے ۔ کتاب النکاح ص 169 مطبوعہ

مصر باب من قال لا نکاح الا بولی لقول اللہ تعالیٰ فلا تضلوہن فدخل فیہ الشیب وکذالک البکر وقال لا تنکحوا المشرکین حتی یومنوا وقال وا نکحوا الایامی منکم

اس باب کے متعلق ارشاد الساری صحیح بخاری معروف بہ قسطلانی میں ہے ۔

فلا تعضلوہن اي لا تجسوہن ولی کو خطاب ہے ۔ کہ اپنے مولیا کو نکاح س نہ روکے ۔

وفیہ ایضا قال امامنا الشافعی ان ہذہ الایۃ اصرح دلیل علی اعتبار الولی والا لما کان لعضلہ

یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ آیت اعتبار ولی کےلئے واضح دلیل ہے ۔ ورنہ عضل کے معنی بے کار ہوگا ۔ اس سے واضح ہوا کہ اگر ولی کوئی شے نہیں ہوتا ۔ تو پھر نکاح سے روکنے کا اس کو اختیار کیونکر ہوتا ۔ اس لئے نکاح کےلئے ولایت لابدی قرار پائی ہے ۔

وفی حدیث ابن ماجہ المرفوع لا تزوج للمراہ المراہ ولا المراۃ نفسھا

ابن ماجہ کی مرفوع حدیث کہ عورت کا نکاح عورت نہ کرے اور عورت اپنا نکاح خود بھی نہ کرے ۔ وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ اور فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ

میں اولیاء کی طرف خطاب ہے ۔ جیسا کہ اس آیت کا شان نزول ہے ۔ معقل بن یسار کی بہن جمیلہ کو ان کے شوہر (ابی البراح بن عاصم) نے طلاق دیا تھا ۔ جب عدت پوری ہوگئی ۔ تو پھر ان کے شوہر نے تجدید نکاح کرانا چاہا اور جمیلہ بھی راضی ہوگیئں ۔ مگر معقل بن یسار نے جو جمیلہ کے ولی تھے ۔ تجدید نکاح سے منع کیا ۔ کہ اب اور نکاح نہیں کریں گے ۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا ۔ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ ۔ اس بنا پر آیت دلیل ہے ۔ کہ عورت اپنا نکاح خود نہیں کرسکتی ۔ کیونکہ اگر اپنے نکاح پر قادر ہوتی تو عضل کا معنے لغو ہوجاتا الحاصل ہندہ کی ماں ہندہ کا نکاح بلا اجازت ہندہ کے علاقائی بھائی کے ازروئے شریعت کے نہیں کرسکتی ۔ کیونکہ حق ولایت بھائی کو ہے ۔ ماں تو شرعاً ولایت ووکالت کا حق نہیں رکھتی ۔ کما تقدم فی حدیث ابن ماجہ ۔ اور اگر ہندہ کی ماں نے کسی دوسرے اجنبی شخص کو ولی قرار دے کر ہندہ کا نکاح پڑھوایا ہے ۔ تو بھی یہ نکاح شرعاً صحیح نہیں

بلکہ باطل ہے۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے۔ السلطان ولی من الاولی لہ۔ یعنی ولی محرومی کی صورت دوسرے تخص کو ولی کیا جاسکتا ہے۔

صورت مسئولہ میں توہندہ کا ولی ہندہ کے علاقی بھائی زندہ موجود ہیں۔ اور مانع ازنکاح بھی نہیں۔ ہر مسلمان متبع شریعت پر واجب ہے۔ کہ حقدار کو حق سپرد کرے۔ چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا۔ اور حق دار ہوتے ہوئے حقدار کو حق نہ دینا یہ شیوہ اخیار کا نہیں اشرار کا ہے۔ چنانچہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

اذا اصیعت الامانات وفی روایۃ اذا سدالامر الی غیر اہلہ فانتظر المساعۃ ہذا ما عندي واللہ اعلم وعلمہ اتم

کتبہ ابو نورالدین محمد شمس الدین احمد مدرس مدرسہ اسلامیہ (المرقوم 13 پھاگن۔ 1347 بنگلہ) نیاجیرامپور جنگی پور مرشد آباد۔)

۔ نکاح مذکور صحیح نہیں ہوا ہے۔ راقم ابوالفضل محمد عباس عفی عنہ موضع ایچھا خالی۔ 1

۔ الجواب۔ صحیح۔ والرای نجیح ابوالفضل محمد امیداللہ عفی عنہ ساکن رامدراس ٹولی 2

۔ ہذا الجواب صحیح محمد تمیزالدین مالدھی 3

۔ الجواب الصحیح ۔ محمد انیس الرحمٰن جنگی پوری 4

(۔ ھذا النکاح لیس بصحیح۔ بحکم قرآن وحدیث (راقم محمد زین الدین عفی عنہ۔ مدرس مدرسہ شیشہ رمضان پور 5

(۔ ماقالہ المجیب فھو حری بالقبول وخلافہ حلاف الشرع محمد سلیمان عفی عنہ۔ چکلہ لال گولہ۔ مرشد آباد مورخہ 3 مئی 41ء 7

(۔ مجیب نے جو کچھ لکھا ہے۔ کہ بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں یہ جواب صحیح ہے۔ (محمد عبدالروف عفی عن چکلہ لال گولہ مرشد آباد 3 مئی 41ء 8

۔ من اجاب فقد اصاب ۔ محمد منیرالدین الوزی کان لالہ لہ۔ 9

(۔ من اجاب فقد اصاب ۔ محمد ادریس عفی عنہ فاضل پوری۔ مدرس مدرسہ نورالھدی بھگوان مرشد آباد 3 مئی 41ء 10

۔ حذا الجواب صحیح والمجیب نجیح ۔ محمد انیس الرحمان انوری وقاص جنگی پوری 11

۔ جواب صحیح ہے۔ محمد یٰس دولیج پوری۔ 13

(۔ مجیب کا جواب بالصواب ہے محمد مظہر حسین مدرسہ نجم الدین شیخ علی پور لال گولہ مرشد آباد 14

۔ مجیب کی تحقیق بہت صحیح ہے۔ محمد عین الدین دولیھ پوری 15

۔ یہ جواب مؤید بالسنۃ والکتاب ہے۔ ابو خلیل محمد اسماعیل دیہی نگری مالدہی۔ 16

۔ یہ مسئلہ کتاب وسنت سے ثابت اور مبرہن ہے محمد رفعت اللہ دیہی نگری مالدہی 17

۔ مجیب کا جواب قابل تسلیم ہے۔ محمد عزیزالرحمٰن عفی عنہ مدرس مدرسہ ڈانگا پاڑا مرشد آباد 18

(۔ الجواب صحیح لاشک فیہ۔ (محمد مدرس مدرسہ چکلہ 19

۔ مجیب نے جواب صحیح لکھا ہے۔ محمد سمیرالدین عفا اللہ عنہ پیکوڑادی۔ 20

۔ یہ جواب بہت صحیح ہے۔ ابو نجم الدین محمد سیف اللہ فی الحال مقیم باگڈانگا۔ 21

۔ مجیب کا جواب موافق قرآن وحدیث ہے محمد ایوب عفا اللہ عنہ لشکرہاٹی۔ 22

۔ مجیب نے جواب ٹھیک لکھا ہے۔ محمد سمیر رام نگری۔ 23

۔ جواب۔ صحیح ہے۔ محمد انیس الرحمٰن رام نگری۔ 24

۔ یہ جواب صحیح ہے۔ محمد نصیرالدین شاہ آبادی۔ 25

۔ ھذا الجواب صحیح حسن محمد۔ ۔ ۔ ساکن جوڑگچھا 26

۔ جوجواب مجیب نے دیا ہے۔ بہت صحیح ہے۔ ابوالمحمود محمد داؤد ہری پوری۔ 27

۔ مجیب کا جواب کتاب وسنت سے ثابت اور مدلل ہے۔ (کتبہ ابوالقاسم محمد مظفر حسین فی عنہ رام نگری۔ 28

(۔ جواب صحیح ہے۔ ازروئے حدیث عورت نکاح کی ولی نہیں ہوسکتی۔ (ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری۔ 29

(۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ لاتزوج المراۃ المراہ (ابن ماجہ) العبدالمجانی محمد عبداللہ فانی۔ امرتسری۔ 30

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 287

محدث فتویٰ